فَأَمَّا مَن أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى

تو جو شخص دیتا رہے اور ڈرتے رہے گا اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کے لئے آسانی پیدا کر دیں گے۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

اَللَّيْل

بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى (١)

قسم ہے رات کی جب چھا جائے

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى (٢)

اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔

دن اور رات کی قسم:

مسند میں ہے کہ حضرت علقمہؓ شام میں آئے اور دمشق کی مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر چلے تو حضرت ابوالدرداءؓ سے ملاقات ہوئی

پوچھا کہ تم کہاں کے ہو؟

حضرت علقمہؓ نے کہا میں کوفے والا ہوں۔

پوچھا کہ ابن ام عبدؓ اس سورۃ کو کس طرح پڑھتے تھے؟

میں نے کہا والذکر والانثی پڑھتے تھے۔ حضرت ابوالدرداءؓ فرمانے لگے کہ میں نے بھی رسول اللہؐ سے یونہی سنا اور یہ لوگ مجھے شک وشبہ میں ڈال رہے ہیں۔

پھر فرمایا تم میں تکیے والے یعنی جن کے پاس سفر میں حضور اکرمؐ کا بستر رہتا تھا اور راز داں ایسے بھیدوں سے واقف جنکا علم اور کسی کو نہیں وہ جو شیطان سے بزبان رسول اللہؐ بچا لئے گئے تھے وہ نہیں؟ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔

یہ حدیث بخاری میں بھی ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے شاگرد اور ساتھی حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس آئے آپ بھی انہیں ڈھونڈتے ہوئے پہنچے پھر پوچھا کہ تم میں حضرت عبداللہؓ کی قرأت پر قرآن پڑھنے والا کون ہے؟

تو کہا ہم سب ہیں'

پھر پوچھا کہ تم سب میں حضرت عبداللہؓ کی قرآت کو زیادہ یاد رکھنے والا کون ہے؟

لوگوں نے حضرت علقمہؓ کی طرف اشارہ کیا تو ان سے سوال کیا کہ والیل اذا یغشیے کو حضرت عبداللہؓ سے تم نے کس طرح سنا؟
تو کہا وہ و الذکر و الانثی پڑھتے تھے۔

کہا میں نے بھی حضورؐ سے اسی طرح سنا ہے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں وما خلق الذکر والانثے پڑھوں' اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو انکی مانوں گا نہیں۔

الغرض حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کی قرأت یہی ہے' اور حضرت ابوالدرداءؓ نے تو اسے مرفوع بھی کہا ہے' باقی جمہور کی قرأت وہی ہے جو موجودہ قرأتوں میں ہے۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى (٣)

اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر مادہ کو پیدا کیا۔

پس اللہ تعالیٰ رات کی قسم کھاتا ہے جب کہ مخلوق پر چھا جائے' اور دن کی قسم کھاتا ہے جبکہ وہ تمام چیزوں کو اپنی روشنی سے منور کر دے' اور اپنی ذات کی قسم کھاتا ہے جو نر اور مادہ کا پیدا کرنے والا ہے' جیسے فرمایا:

وَخَلَقْنَـكُمْ أَزْوَجاً (78:8)

ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔

اور فرمایا:

وَمِن كُلِّ شَىْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ (51:49)

ہر چیز کے جوڑے ہم نے پیدا کئے ہیں۔

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى (٤)

یقیناً تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے۔

ان متضاد اور ایک دوسری کے خلاف قسمیں کھا کر فرماتا ہے کہ تمہاری کوششیں اور تمہارے اعمال بھی متضاد اور ایک دوسرے
کے خلاف ہیں، بھلائی کرنے والے بھی ہیں اور برائیوں میں مبتلا رہنے والے بھی ہیں۔

فَأَمَّا مَن أَعْطَى وَاتَّقَى (٥)

تو جو شخص دیتا رہے اور ڈرتے رہے گا

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى (٦)

اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے دیا یعنی اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت خرچ کیا اور پھونک پھونک کر قدم رکھا
ہر ہر امر میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا رہا اور اسکے بدلے کو سچا جانتا رہا اس کے ثواب پر یقین رکھا۔

حسنیٰ کے معنی لا الہ الا اللہ کے بھی کئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بھی کئے گئے ہیں، نماز روزہ زکوۃ صدقہ فطر
جنت کے بھی مروی ہیں۔

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى (٧)

تو ہم بھی اس کے لئے آسانی پیدا کر دیں گے۔

وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَى (٨)

لیکن جو بخیلی کرے گا اور بے پرواہی برتے گا،

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى (٩)

اور نیک بات کی تکذیب کرے گا

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى (١٠)

تو ہم بھی اس کی تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى (١١)

اس کا مال اسے اوندھا گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔

ارشاد فرمایا کہ ہم اسے آسانی کی راہ میں نہ دنیا اور اللہ سے بے نیازی برتی اور حسنٰی کی یعنی قیامت کے بدلے کی اور جس نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ آسان کریں گے یعنی بھلائی کی اور جنت کی اور نیک بدلے کی تکذیب کی تو اس پر ہم برائی کا راستہ آسان کر دیں گے جیسے فرمایا:

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُواْ بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ **(6:110)**

ہم انکے دل اور انکی آنکھیں الٹ دیں گے جس طرح وہ پہلی بار قرآن پر ایمان لائے تھے اور ہم انہیں انکی سرکشی میں ہی بھٹکتے رکھیں گے۔

اس مطلب کی آیتیں قرآن کریم میں جابجا موجود ہیں کہ ہر عمل کا بدلہ اسی جیسا ہوتا ہے خیر کا قصد کرنے والے کو توفیق خیر ملتی ہے اور شر کا قصد رکھنے والوں کو اسی کی توفیق ہوتی ہے اس معنیٰ کی تائید میں یہ احادیث بھی ہیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک مرتبہ رسول اللہؐ سے سوال کیا کہ ہمارے اعمال فارغ شدہ تقدیر کے ماتحت ہیں یا نو پید ہماری طرف سے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا بلکہ تقدیر کے لکھے ہوئے کے مطابق۔

کہنے لگے پھر عمل کی کیا ضرورت۔

فرمایا ہر شخص پر وہ عمل آسان ہوں گے جس چیز کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ مسند احمد

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بقیع غرقد میں ہم رسول اللہؐ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپؐ نے فرمایا سنو:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ

تم میں سے ہر ایک کی جگہ جنت و دوزخ میں مقرر کردہ ہے اور لکھی ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا پھر ہم ان پر بھروسہ کر کے بیٹھ کیوں نہ رہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا:

اعْمَلُوا ، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَه

عمل کرتے رہو ہر شخص کو وہی اعمال راس آئیں گے جنکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپؐ نے یہی آیتیں تلاوت فرمائیں۔

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى - وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى - فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى

ابن جریر میں مروی ہے کہ یہ آیتیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں آپ مکہ میں ابتدائے اسلام کے زمانے میں بڑھیا عورتوں کو اور ضعیف لوگوں کو جو مسلمان ہو جاتے تھے آزاد کر دیا کرتے تھے اس پر ایک مرتبہ آپ کے والد حضرت ابوقحافہؓ نے جو اسوقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے کہا بیٹا تم جوان کمزور ہستیوں کو آزاد کراتے پھرتے ہو اس سے یہ اچھا ہو کہ نوجوان طاقت والوں کو آزاد کراؤ تا کہ وقت پر وہ تمہیں کام آئیں تمہاری مدد کریں اور دشمنوں سے لڑیں۔

صدیق اکبرؓ نے جواب دیا کہ ابا جی میرا ارادہ دنیوی فائدے کا نہیں میں تو صرف رضائے رب مرضی مولا چاہتا ہوں اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں ۔

تردی کے معنی مرنے کے بھی مروی ہیں اور آگ میں گرنے کے بھی ۔

إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى (١٢)

راہ دکھا دینا ہمارا ذمہ ہے

یعنی حلال وحرام کا ظاہر کر دینا ہمارے ذمہ ہے ۔

یہ بھی معنی ہیں کہ جو ہدایت پر چلا وہ یقیناً ہم تک پہنچ جائے گا ۔

جیسے فرمایا

وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ (16:9)

آخرت اور دنیا کی ملکیت ہماری ہی ہے ۔

وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى (١٣)

اور ہمارے ہی ہاتھ ہے آخرت اور دنیا

فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى (١٤)

میں نے تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے ۔

لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى (١٥)

جس میں صرف وہ بدبخت تر لوگ داخل ہوں گے

الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى (١٦)

جنہوں نے جھٹلایا اور (اسکی پیروی سے) منہ پھیر لیا ۔

میں نے بھڑکتی ہوئی آگ سے تمہیں ہوشیار کر دیا ہے ۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ رسول اللہؐ سے میں نے خطبہ کی حالت میں سنا ہے کہ آپ بہت بلند آواز سے فرما رہے تھے ۔ یہاں تک کہ اس جگہ سے بازار تک آواز پہنچے اور بار بار فرماتے جاتے تھے لوگوں میں تمہیں جہنم کی آگ سے ڈرا چکا' لوگو میں تمہیں جہنم کی آگ سے ڈرا رہا ہوں' بار بار یہ فرما رہے تھے ۔ یہاں تک کہ چادر مبارک کندھوں سے سرک کر پیروں میں گر پڑی ۔

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سب سے ہلکے عذاب والا جہنمی قیامت کے دن وہ ہوگا کہ جس کے دونوں تلووں تلے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے۔ جس سے اسکا دماغ ابل رہا ہوگا۔

مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہلکے عذاب والا جہنمی وہ ہوگا جس کی دونوں جوتیاں اور دونوں تسمے آگ کے ہوں گے جس سے اسکا دماغ اس طرح ابل رہا ہوگا جس طرح ہنڈیا آرہی ہو باوجود یہ کہ سب سے ہلکے عذاب والا یہی ہے لیکن اسکے خیال میں اس سے زیادہ عذاب والا کوئی نہ ہوگا۔ اس جہنم میں صرف وہی لوگ گھیر گھار کر بدترین عذاب کئے جائیں گے جو بد بخت تر ہوں گے جن کے دل میں تکذیب ہو اور جسم سے اسلام پر عمل نہ ہو۔

مسند احمد کی حدیث میں بھی ہے کہ جہنم میں صرف شقی لوگ جائیں گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ شقی کون؟ فرمایا:

جو اطاعت گزار نہ ہو اور نہ اللہ کے خوف سے کوئی بدی چھوڑتا ہو۔

مسند کی اور حدیث میں ہے کہ میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے انکے جو انکار کریں۔ لوگوں نے پوچھا انکاری کون ہے؟ فرمایا:

مَنْ أطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّة، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى

جو میری اطاعت کرے وہ جنت میں گیا اور جس نے میری نافرمانی کی اسنے انکار کر دیا

اور فرمایا:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى (١٧)

اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو پرہیزگار ہوگا۔

کہ جہنم سے دوری اسے ہوگی جو تقویٰ شعار پرہیزگار اللہ سے ڈرنے والا ہو جو اپنے مال کو اللہ کی راہ میں دے تاکہ خود بھی پاک ہو جائے اور اپنی چیزوں کو بھی پاک کر لے اور دین دنیا میں پاکیزگی حاصل کر لے یہ اس لئے کہ کسی کے ساتھ سلوک نہیں کرتا کہ اس کا بھی کوئی احسان اس پر ہے بلکہ اس لئے کہ آخرت میں جنت لے اور وہاں اللہ کا دیدار نصیب ہو۔

الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى (١٨)

جو پاکی حاصل کرنے کے لئے اپنا مال دیتا ہوگا۔

وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَى (١٩)

کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جسکا بدلہ دیا جا رہا ہو

إِلَّا ابْتِغَاء وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى (٢٠)

بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا مطلوب ہوتی ہے۔

وَلَسَوْفَ يَرْضَى (۲۱)

یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بھی عنقریب رضا مند ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت جلد بالیقین ایسی پاک صفتوں والا شخص راضی ہو جائے گا۔

فضائل صدیق اکبرؓ:

اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیتیں حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں اتری ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مفسرین نے تو اس پر اجماع نقل کیا ہے بے شک صدیق اکبرؓ اس میں داخل ہیں اور اسکے عموم میں ساری امت سے پہلے ہیں گو الفاظ آیت کے عام ہیں لیکن آپ سب سے اول اس کے مصداق ہیں' ان تمام اوصاف میں اور کل کی کل نیکیوں میں سب سے پہلے اور سب سے آگے اور سب سے بڑے چڑھے آپ ہی تھے۔

آپ صدیق تھے' پرہیزگار تھے' سخی تھے' اپنے مالوں کو مولا کی اطاعت میں اور رسول اللہؐ کی امداد میں دل کھول کر خرچ کرتے تھے' ہر ایک کے ساتھ احسان وسلوک کرتے اور کسی دنیوی فائدے کی چاہت پر نہیں' کسی کے احسان کے بدلے نہیں' بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی کے لئے' رسول اللہؐ کی فرمانبرداری کے لئے۔

جتنے لوگ تھے خواہ بڑے ہوں چھوٹے سب کے سب پر حضرت صدیق اکبرؓ کے احسانات کے بار تھے' یہاں تک کہ عروہ بن مسعود جو قبیلہ ثقیف کا سردار تھا صلح حدیبیہ کے موقع پر جب کہ حضرت صدیقؓ نے اسے ڈانٹا ڈپٹا اور دو باتیں سنائیں تو اس نے کہا اگر آپ کے احسان مجھ پر نہ ہوتے جس کے بدلہ میں نہیں دے سکا تو میں آپ کو ضرور جواب دیتا' پس جبکہ عرب کے سردار اور قبائل عرب کے بادشاہ کے اوپر آپ کے اس قدر احسان تھے کہ وہ سر نہیں اٹھا سکتا تھا تو بھلا اور تو کہاں؟ اسی لئے یہاں بھی فرمایا کہ کسی کے احسان کا بدلہ انہیں دینا نہیں بلکہ صرف دیدار الٰہی کی خواہش ہے۔

بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ جو شخص جوڑ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اسے جنت کے داروغے پکاریں گے کہ اے اللہ کے بندے ادھر سے آؤ یہ دروازہ سب سے اچھا ہے تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا رسول اللہؐ کوئی ضرورت تو ایسی نہیں لیکن فرمائیے کوئی ایسا بھی ہے کہ جو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپؐ نے فرمایا:

نَعَمْ ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُم

ہاں ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com